ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

سامی ادیان کا مذہبی ادب اور یہودیت کے مقدس مقامات کا تصور۔ تحقیقی جائزہ

SPIRITUAL LITERATURE OF SEMITIC RELIGIONS AND THE CONCEPT OF SACRED PLACES IN JUDAISM: A RESEARCH REVIEW

Dr Fozia Naeem

Assistant professor, Islamic studies,

Government graduate college jarranawala, Faisalabad, Pakistan

foziaashergcj@gmail.com

Muhammad Rashid

Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,

RIPHAH international University , Faisalabad

muhammadrashidsalfi@gmail.com

Hafiz Muhammad Shahid Mehmood

Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,

RIPHAH international University , Faisalabad

shahid.mehmood1425@gmail.com

Abstract:

In Semitic religions, such as Islam, Judaism, and Christianity, the concept of sacred places is based on achievement, history, or traditions. These places are valued for worship, pilgrimage, and important religious events.In Judaism, the holiest sites include the Temple Mount (or Masjid al-Aqsa) and the Valley of Hell (or Gehnom), Jerusalem, Safed, Hebron, Tiberias, Hot Springs of Galiene. These holy places are considered to have religious importance. These holy places are important because of their various religious traditions, historical significance, and religious pilgrimages. These holy places are important not only for Judaism but also for people of different religions of the world. By understanding the history, religious significance, and value of these places, we can better understand our historical legacy and relation between Semitic religions.

Keyword:

Islam, Al-Masjid an-Nabawi, Al-Aqsa Mosque ,Pilgrimage, Worship, Spiritual Connection, Religious Significance, Historical Sites, Holy Sites, Faith and Heritage, Divine Intersection

تعارف موضوع:

جب ہم مذہب کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جب سے یہ دنیا بنی ہے تب سے ہی انسان اور مذہب ساتھ ساتھ ہیں۔اللہ تعالی نے انسان کی

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

رہنمائی کے لیے بہت سے پیغمبر بھیجے جن کے جانے کے بعد لوگوں نے ان کے بتائے ہوئے رستے پر چلنے کی بجائے اپنی خواہشات کے مطابق نئے نظریات گھڑ لیے اس طرح مذاہب کی تعداد بھی بڑھتی گئی۔ مذاہب کی اقسام حضرت نوح علیہ السلام کے تینوں بیٹوں کی نسلوں سے ہوتی ہے۔ مثلاً نوح علیہ السلام کے تین بیٹے "سام"، "حام" اور "یافث" تھے۔ ان میں سے سام کی اولاد ''سامی'' کہلاتی ہے۔ تمام انبیائے کرام سامی نسل ہی سے پیدا ہوئے۔ "حام" کی اولاد میں سے اس کے پوتے "حت" کی اولاد "حتی" (حطی) کہلاتی ہے۔ جس میں آریائی مذاہب اور دیگر اقوام شامل ہیں۔ سامی مذاہب سے مراد ہے وہ تین بڑے مذاہب ہیں جو حضرت نوح علیہ سلام کے ایک فرزند سام کی اولاد میں سے تشکیل پائے۔ یہ مذہب یہودیت، عیسات اور اسلام ہیں۔ چونکہ یہ وحی کے ذریعے نازل ہوئے ہیں اس لیے ان کو الہامی مذاہب بھی کہتے ہیں۔ ان تینوں مذاہب کے اپنے مقدسات ہیں جہاں وہ عبادت کرتے ہیں۔ یروشلم یا القدس شہر یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں تینوں کے نزیک مقدس ہے۔ یہاں حضرت سلیمان کا تعمیر کردہ معبد ہے جو بنی اسرائیل کے نبیوں کا قبیلہ تھا اور اسی شہر سے ان کی تاریخ وابستہ ہے یہی شہر مسیح کی پیدائش کا مقام ہے اور یہی ان کی تبلیغ کا مرکز تھا۔ مسلمانوں کا قبلہ کی تبدیلی سے پہلے اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔ اسی طرح یہودیوں کے مقدس مقامات میں حبرون اور طبریہ شامل ہیں۔ اور عیسائیوں کے مقدس مقامات میں فلسطین، کلیسائے مہد، باسلیکا بشارت اور کاتھولک کلیسا شامل ہیں۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات میں خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ شامل ہیں۔

اہمیت موضوع:

اس دنیا میں مختلف رنگ و نسل کے لوگ پائے جاتے ہیں جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ تقابل ادیان ایک دلچسپ موضوع ہے دنیا میں مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں۔ ہر مذہب کی اپنی خاص پہچان ہے اور اپنی خاص عبادت گاہیں ہیں۔ ان مذاہب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے سامی اور غیر سامی مذاہب سامی مذاہب کا تعلق وحی سے ہے اس لیے یہ الہامی مذاہب بھی کہلاتے ہیں۔ جو اسلام عیسایت اور یہودیت ہے۔ الہامی ہونے کی وجہ سے ان کی عبادت گاہوں میں بھی مماثلت پائی جاتی ہے۔ جیسے کہ بیت المقدس ان تینوں مذاہب کے لیے بہت اہمیت کی حامل اور باعث شرف ہے۔ اور کچھ مقدس مقامات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ان کا تحقیقی جائزہ لینا اور ان کو منظر عام پر لانا اور ان کی تاریخی پہلو نکلنا اور جغرافیائی تحقیق کرنا وغیرہ اس کے مقاصد میں شامل ہے۔

سامی مذاہب میں مقدس مقامات کا تعارف:

انسانی زندگی میں مذہب کی وہی اہمیت ہے جو روح کی جسم میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں افراد کی انفرادی اور اجتمائی معملات کی رہنمائی کے لیے پیغمبر بھیجے دنیا کا کوئی بھی مذہب بنیادی طور پر دو چیزوں سے عبارت ہوتا ہے: اعتقادات اور عبادات۔ اعتقادات و عبادات اور ہر دور کی تعظیم و تقدیس کو بھی شروع ہی سے تمام اہل مذہب نے ضروری قرار دیا۔ اسی طرح انسانی زندگی میں مختلف عقائد، عبادات اور ان سے جڑی مقامات اور دیگر رسوم و رواج کو احترام کا رتبہ حاصل ہوتا ہے اور انہیں چیزوں کو ہم مذہبی مقدسات کہتے ہیں۔ مقدس جگہ اور زیارت کے مطالعہ میں سب سے زیادہ دلچسپ مظاہر یہ ہے کہ مختلف عقائد کے ماننے والوں کی اپنے مقدسات کے ساتھ دلی وابستگی ہوتی ہے۔ مقدس مقامات کی تقدیس مذہبی اور سیاسی اختلاف سے بالاتر ہوتی ہے۔ درحقیقت مذہب کی بنیاد ہی تعظیم اور تقدیس پر ہوتی ہے۔ جس معاشرے میں مذہبی مقدسات اور شعائر کی تعظیم اور تقدیس کا خیال نہ رکھا جائے وہاں مذہب کی اہمیت ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ملک میں مقدس مقامات کی توہین پر سخت قوانین نافذ کیے گئے ہیں۔ پرامن معاشرے کی بقاء کے لیے یہ ضروری ہے کہ تمام مذاہب کے مقدسات کا احترام کیا جائے۔ دنیا کے تمام سامی اور غیر سامی مذاہب میں بعض شخصیات، مقامات، عبادات، کتابوں اور تہواروں کو مقدس مانا جاتا ہے جو اس مذہب کے ''شعائر'' کہلاتے ہیں۔ کسی بھی مذہب کی ہر وہ چیز جو کسی مسلک یا عقیدے، یا طرز و فکر عمل، کسی نظام کی نمائندگی کرتی ہے وہ اس کا ''شعار'' کہلاتی ہے۔ یہ تمام مذاہب اپنے اپنے پیروکاروں اور تبعین سے ان شعائر کے احترام اور تعظیم کا مطالبہ کرتے ہیں۔[1]

مقدسات کے لغوی معنی:

مقدسات مقدستہ کی جمع ہے۔ اس کا مادہ ق۔ د۔ س سے ''قدس'' ہے جس کا معنی ہے ''پاک'' اور ''بابرکت'' ہونا۔ جو عربی زبان میں باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ تاج العروس میں علامہ زبیدیؒ لکھتے ہیں:

"التطھیرُ وتنزِیہ اللہ عزّ وجل، وقولہ تعالیٰ: وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ"[2]

"تقدیس کے معنی ہیں: اللہ تبارک و تعالیٰ کی پاکی اور طنزیہ بیان کرنا، جیسے ارشاد ہے: ''اور ہم تیری تسبی بیان کرتے ہیں

تیری حمد کے ساتھ اور پاکی بیان کرتے ہیں تیرے لیے"

اصطلاحی معنی:

اسلام میں مقدسات کے اصطلاحی معنی اس طرح سے لیے گئے ہیں

"المقدسات الإسلامية هي كل مكان ثبت بالشرع بركته وطهارته كالمساجد، وعلى رأسها المسجد الحرام والمسجد النبوي، والمسجد الأقصى، بل الحرم كله سواء المكي أو النبوي كذلك من المقدسات الإسلامية."[3]

"مقدسات اسلامیہ سے مراد ہر وہ مکان ہے جس کا بابرکت اور پاک ہونے کی دلیل شریعت سے ثابت ہو جیسے مساجد اور ان میں سب سے مقدس مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ ہیں، بلکہ سارا حرم مقدس ہے خواہ وہ حرم مکی ہو یا حرم مدنی"

امام رازیؒ فرماتے ہیں: ارض مقدسہ وہ پاکیزہ زمین ہے جو ہر طرح کے آفات سے پاک شدہ ہے۔[4] مفسرین فرماتے ہیں: وہ زمین جو شرک سے پاک ہے اور انبیاء کرام کا مسکن ہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں مقدس مقامات کو اسطرح سے بیان کیا گیا ہے:

Worship has its appointed places. A place of worship became sacred and suitable by virtue of the holy's appearing at that place. Sacred places were also sites of natural and historical significance for the community: springs, river crossings, threshing places, trees, or groves[5]

"عبادت کی جگہیں مقرر ہیں۔ کسی خاص مقام پر مقدس ہستی کے ظہور کی وجہ سے عبادت کی جگہیں مقدس اور موزوں بن جاتی ہیں۔ مقدس مقامات لوگوں کے لیے قدرتی اور تاریخی جگہیں ہوتی ہیں، جیسے کہ چشمے، دریا کی گزر گاہیں، کھلیان کی جگہیں، درخت یا باغات وغیرہ"

مقدس مقامات کی اہمیت اور ضرورت:

ہر انسان کے لیے کسی مذہب کے تابع ہونا ایک فطری معاملہ ہے، اور ہر معاشرہ کسی نہ کسی دین پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ شاذ و نادر ہی کوئی معاشرہ ہو سکتا ہے جس کا کوئی عقیدہ نہ ہو، مشہور فلسفی ول ڈیورانٹ لکھتا ہے:

"إن الإيمان أمر طبيعي وهو وليد الحاجات الغريزية والاحساسات المستقيمة بصورة مباشرة أقوى من الجوع وحفظ النفس والأمان والطاعة والانقياد... صحيح أن بعض الشعوب ليس لها ديانة على الظاهر، إلا أن هذه الحالات نادرة الوقوع"[6]

"ایمان لانا ایک فطری امر ہے، جو کہ فطری ضروریات اور احساسات کا براہ راست اور لازمی نتیجہ ہے، یہ احساس بھوک، حفاظت نفس، امن فرمانبر داری اور تابعداری کے احساسات سے بھی بڑھ کر ہے۔۔۔ یہ بات درست ہے کہ کچھ لوگوں کا بظاہر کوئی مذہب نہیں ہوتا لیکن ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے"

مشہور یونانی فلسفی پلوٹارک کہتا ہے:

"من الممكن أن نجد مدنا بلا أسوار ولا ملوك ولا ثروة ولا آداب ولا مسارح، ولكن لم نجد قط مدينة بلا معبد، أو لا يمارس أهلها عبادة"[7]

"یہ ممکن ہے کہ ایسے شہر موجود ہوں گے جن کی دیواریں نہ ہوں، نہ کوئی بادشاہ ان پر کوئی حکومت کرتا ہو، نہ ان کے پاس مال و دولت ہو، نہ ان کے ہاں کوئی اطوار و آداب رائج ہوں، نہ ان کے ہاں سینیما ہوں لیکن ایسے شہر نہیں مل سکے گا جو کسی عبادت گاہ کے بغیر ہو، اور جہاں کے لوگ اپنے طریقے سے عبادت نہ کرتے ہوں"

جب ہر معاشرہ کسی نہ کسی دین کے تابع ہو تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہاں کے باسیوں کے کچھ شعائر، مقدس شخصیات اور مقدس عبادت گاہیں بھی ضرور ہوں

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

گی۔ جیسے یروشلم یاالقدس شہر یہودیوں، مسیحوں اور مسلمانوں تینوں کے نزدیک مقدس ہے۔ یہاں حضرت سلیمانؑ کا تعمیر کردہ معبد ہے جو بنی اسرائیل کے نبیوں کا قبیلہ تھااور اسی شہر سے ان کی تاریخ وابستہ ہے یہی شہر مسیحؑ کی پیدائش کا مقام ہے اور یہی ان کی تبلیغ کا مرکز تھا۔ مسلمان قبلہ کی تبدیلی سے پہلے اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے اسی طرح یہودیوں کے مقدس مقامات میں حبرون اور طبریہ شامل ہیں اور عیسائیوں کے مقدس مقامات میں فلسطین کے علاوہ کلیسائے مہد، باسلیکا بشارت اور کاتھولک کلیسا شامل ہیں۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات میں خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ شامل ہیں۔[8]

یہودیت کے مقدس مقامات کا تعارف:

موجودہ تورات کے مطابق جب تک حضرت سلیمان علیہ سلام نے شہر یروشلم میں وہ مشہور معبد تیار نہیں کیا جس کا نام بیت المقدس ہے، اس وقت تک یہودیوں کی کوئی مستقل عبادگاہ نہیں تھی۔ مصر سے نکل کر جب تک فلسطین میں فاتحانہ داخلہ نہیں ہوا، سفر وحضر میں مراسم عبادت ایک عارضی معبد کے سامنے ادا کی جاتی تھیں۔ اس کا انتظام حضرت حارون علیہ سلام کے پاس تھا جوان کی وفات کے بعد وراثتہً ان کی اولاد میں منتقل ہوا۔ بیت المقدس کے علاوہ یہودیوں کی اور کوئی عبادت گاہ نہیں تھی اور یہ صرف اس وقت تک تھا جب تک یہودیوں کی صرف ایک سلطنت تھی۔ لیکن جب سامریہ اور اسرائیل دو علیحدہ سلطنتیں بنیں تو پہلی رسم پر عمل نہ ہو سکا۔ اسی طرح جو یہودی اسیری بابل کے زمانہ میں بیت المقدس سے دور تھے یا دنیا میں ادھر اُدھر منتشر تھے ان کے سامنے دوسری عبادت گاہوں کا سوال آیا۔ گو زیارت اور قربانی کے لیے پھر بھی بیت المقدس کو مرکز مانا جاتا رہا۔ ان معبدوں میں سے زیروبیبل (Zerubbabel) کا معبد بہت مشہور ہوا جو کہ کم و بیش 500 برس قبل مسیحؑ میں تعمیر ہوا۔ پھر شہنشاہ ہیرودنے ایک اور عبادت گاہ تعمیر کی جو طول وعرض میں بے مثال بتائی جاتی ہے۔

گردشِ زمانہ کے ساتھ یہودیوں میں ایک قسم کی مرکز گریزیي کی کیفیت پیدا ہوئی تو ہر آبادی الگ الگ عبادت گاہیں تعمیر ہونے لگیں۔ یہ وعظ و تبلیغ اور مذہبی مشاورت کے مرکز تھے، جنہیں صومعہ کہا گیا ہے۔ بیت المقدس کی مکمل تباہی کے بعد ایک یہودی ربی نے جانبیہ کے مقام پر ایک مدرسہ بنایا جس کی حیثیت بعد میں ایک مقدس مرکز کی ہو گئی۔ اس کے بعد اس طرح کے مدارس اور جگہ بھی تعمیر ہو گئے۔[9]

اس کے علاوہ آج کے دور میں جو یہودیت کے مشہور مقدس مقامات ہیں وہ درج ذیل ہیں:

1. یروشلم
2. حبرون
3. طبریہ

عیسائیت کے مقدس مقامات کا تعارف:

عیسائیوں کے مقدس مقامات کو گرجا گھر (church) یا کلیسا کہا جاتا ہے۔ گرجا پیر تگالی زبان کے لفظ Jgreja سے بنا ہے جبکہ اس کی اصل یونانی لفظ ecclesia ہے جہاں سے گرجا کے معنی میں ایک اور لفظ کلیسا بر آمد ہوا۔ یہ دونوں لفظ برابر کے مستعمل ہیں۔[10]

عیسائیوں کے مقدس مقامات حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی زندگی کے اہم واقعات سے جڑے ہوئے ہیں۔ جن کا ذکر عہد نامہ قدیم میں کیا گیا ہے۔ عیسائیوں کے مقدس مقامات میں فلسطین، بیت لحم، سیفوریا، دریائے اردن، ناصرت وغیرہ شامل ہیں۔

اسلام کے مقدس مقامات کا تعارف:

اسلام میں ہر وہ مقام اور جگہ مقدس کہلانے کی حق دار ہے جس کی بابرکت ہونے کا ذکر قرآن وحدیث میں موجود ہے۔

مقدسات کی حرمت کے حوالے سے قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ"[11]

"اور جو شخص ان چیزوں کی تعظیم کرے گا جن کو اللہ نے حرمت دی ہے تو اس کے حق میں یہ عمل اس کے پروردگار کے نزدیک بہتر ہے) اسلام کے مقدس مقامات میں خانہ کعبہ، مسجد نبوی، اور مسجد اقصی شامل ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

یہودیت کا تعارف:

یہود کی لفظی تحقیق:

یہود کا لفظ ھود سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی رجوع اور توبہ کے ہیں:

"ھود: الھَوْد: التَّوبۃ. قال اللہ جلّ وعزّ: "إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ"[الأعراف: ۱۵۶]، أي تُبنا إليک. والھودُ: الیھود، ھادوا یھودون ھَوْدًا وسُمیت الیھود اشتقاقا من ھادو، أی تابوا، ویُقال: نُسبوا إلی یھوذا، وھو أکبرُ ولد یعقوب، وحوّلت الذال إلی الدّال حین،" [12]

"ھود: ھود کے معنی توبہ کے ہیں، اللہ تعالیٰ سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۱۵۶ میں ارشاد فرماتے ہیں: (بے شک ہم تیری طرف رجوع لائے) اور رجوع سے مراد یہود ہیں۔ ھادوا بمعنی رجوح کرنا، اور ھادوا یہودیوں سے مشتق ہے یعنی وہ لوگ جنہوں ہے توبہ کی اور کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت یعقوبؑ کے بڑے بیٹے یہوذا سے ہے جو عربی زبان میں منتقل ہونے پر "ذ" "د" میں بدل گیا"

یہود کی اصطلاحی تحقیق:

یہودی وہ ہوتا ہے جو یہودی ماں کے بطن سے پیدا ہوا ہو اور وہی یہودی عظیم عبرانی پیغمبران حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاق علیہ سلام اور حضرت یعقوبؑ کی مذہبی وراثت کا دعویدار ہو سکتا ہے۔[13] یہودیوں کو بنی اسرائیل کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ بنی اسرائیل کا معنی ہے "اسرائیل کی اولاد" اور اسرائیل لقب ہے حضرت یعقوب علیہ سلام کا۔[14] یہ ایک توحیدی اور ابراہیمی مذہب ہے۔ یہودیت وہ مذہب ہے جس میں خدا کی واحدانیت اور بنی اسرائیل کی برتری اور عظمت پر یقین رکھنا ضروری ہے۔ یہی دو بنیادیں ہیں جس پر یہودی مذہب قائم ہے۔[15]

یہودیت کی تاریخ:

یہودیت کیونکہ ایک نسلی مذہب کا نام ہے لہذا اس مذہب کی تاریخ اس ایک خاص نسل کی تاریخ سے جدا نہیں کی جاسکتی۔ اسلام کے علاوہ دنیا بھر کے مذاہب میں سے یہودیت کی تاریخ میں تسلسل پایا جاتا ہے۔ یہودیت کی تاریخ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلا حصہ حضرت یعقوب علیہ سلام سے شروع ہو کر یوشع بن نونؑ کے شام میں فاتحانہ داخلے تک کے واقعات پر مشتمل ہے، دوسرا حصہ شام کی فتح سے لے کر اب تک کے واقعات پر مشتمل ہے اس قوم کی تاریخ بغاوت و سرکشی اور نافرمانی و بیوفائی کی تاریخ ہے۔[16] تاریخ کی تصدیق وتائید سے آدم علیہ سلام کے بعد نوح علیہ سلام اور ان کے بعد ابراہیم علیہ سلام مشہور و معروف علمی وفاقی پیغمبر تھے۔ ان کی نسل کی دو شاخیں تھیں۔ ہاجرہ علیہ سلام کے فرزند اسماعیل علیہ سلام کی شاخ جو مکہ میں سکونت پذیر ہوی، اور سارہ علیہ سلام کے فرزند اسحاقؑ کی شاخ جو شام و فلسطین میں متوطن ہوئی۔ اسحاق علیہ سلام کے بیٹے یعقوب علیہ سلام تھے جو بنی اسرائیل کے لقب سے مشہور ہوئے۔ اور ان کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی یعقوب علیہ سلام کے ایک بیٹے یوسفؑ تھے جس کو اللہ تعالی نے مصر کی سلطنت کا اقتدار بخشا یہ اقتدار پانچ سو برس تک رہا اور اس کے بعد فراعنۃ کی حکومت کا دور شروع ہوا۔ اسی زمانے میں حضرت موسیٰ علیہ سلام کی پیدائش ہوئی۔[17] بنی اسرئیل ورابتۃ تو توحید پرست تھے مگر مصر کی طویل رہائش کے زمانہ میں ان میں مصری دیوتاؤں، حیوانات اور دوسرے جعلی خداؤں کی پرتش کا مرض پیدا ہو گیا۔ بنی اسرائیل میں ہزاروں نبی مبعوث ہوئے جنہوں نے انہیں توحید کی تعلیم دی مگر یہ بگڑی ہوئی قوم سدھر نہ سکی۔ پیغمبروں کی نافرمانی اور استہزاء ان کا شیوہ تھا۔ بعض پیغمبروں کو انہوں نے بڑی ڈھٹائی سے قتل کر دیا۔ موجودہ بائیبل میں خدائے واحد کا عقیدہ تو موجود ہے مگر واضح اور خالص نہیں، کافی حد تک دھندلا ہوا اور اوہام و خرافات سے ڈھکا ہوا ہے۔[18]

حضرت موسیٰ علیہ سلام نے قوم بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دلائی۔ وادئ سینا میں بحر احمر سے لے کر شام کی سرحد تک بنی اسرائیل کئی نشیب وفروز سے گزرے۔ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل پر بہت سے انعامات کئے مگر ان انعامات کے بدلے میں ان کا رویہ ناشکری، نافرمانی اور بغاوت رہا۔[19] ان نافرمانیوں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو چالیس سال تک وادئ تیہہ میں بھٹکائے رکھا، اس دوران حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارون علیہ سلام کی وفات ہوئی اور اس قوم کے بہت سے نافرمان مر کھپ گئے۔ اس کے بعد یشوع بن نونؑ کی سربراہی میں یہودیوں نے بیت المقدس فتح کی اور اسی کے ساتھ ہی تاریخ میں یہودیوں کا دوسرا بڑا دور شروع ہوا۔ اس وقت فلسطین میں بہت سی قومیں آباد تھی جو کے مختلف قسم کے شرک میں مبتلا تھی جن میں بت پرستی سرِ فہرست تھی یہ

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

قوم اس لوگوں میں گھل مل گئی اور ان میں شرک بت پرستی اور اخلاقی گراوٹ کی تمام بیماریاں پیدا ہو گئیں۔ان میں قبائلی اختلاف پیدا ہو گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو فلسطین کی وادی غیر مفتوح تھی اس نے گٹھ جوڑ کر کے بنی اسرائیل کو فلسطین کے ایک بڑے حصّے سے نکال دیا۔بنی اسرائیل سے عہد کا صندوق اور تابوتِ سکینہ بھی چھین لے گئے وقت کے پیغمبر سموئیل نے یہود کے مطالبے پر طالوت (تورات کا ساؤل) کو ان کا حکمران مقرر کیا اور اس نے بنی اسرائیل کو منظّم کر کے دوبارہ فتح پائی۔تابوتِ سکینہ بھی واپس مل گیا۔[20] اب بنی اسرائیل کی اس مضبوط سلطنت پر طالوتؑ، داؤدؑ اور سلیمان علیہ سلام نے یکے بعد دیگرے حکومت کی۔یہ حکومت B.C1020 سے لے کر B.C 926 تک قائم رہی۔[21]

سلیمان علیہ سلام کے بعد خود غرضی اور دنیاپرستی کے سبب سلطنت کے دو ٹکرے ہو گئے۔اسرائیل او یہود اسرائیل کا حلقہ ''اثراردن'' اور یہود کا ''ادوم'' تھا، بنی اسرائیل کا پائہ تخت ''سامریہ'' اور دوسری کا ''یروشیلم'' تھا۔بنی اسرائیل میں بت پرستی پھیلی اور انہوں نے پیغمبروں کی بھی نافرمانی کی۔آخر کار آشوری بادشاہ نے سامریہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور یہود کو آشوری علاقوں میں بکھیر دیا۔یہودیوں میں بھی شرک بت پرستی پھیل گئی اور نبیوں کو بھی یہ جھٹلاتے رہے اور آخر کار نصر بابلی نے بیت المقدس سمیت ساری سلطنت یہود پر قبضہ کر لیا۔ہیکل سلیمانی کو پیوند خاک کیا گیا اور تورات کے نسخے بھی جلادیے گئے۔اس کے بعد ایرانی فاتح سائرس (خورس، خسرو یا گورش) بابل فتح کیا اور بنی اسرائیل کو غلامی سے چھڑوایا۔بیت المقدس کو از سرِ نو تعمیر کیا گیا۔[22]

یہودیت کا مذہبی ادب

تورات:

بائبل دو کتابوں کا مجوعے کا نام ہے۔(۱) عہد نامہ قدیم یا عہد نامہ عتیق (Old Testament) (۲) عہد نامہ جدید (New Testament) عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ عتیق میں کل انتالیس (۳۹) کتب ہیں۔یعنی کتاب پیدائش سے لے کر کتاب ملاکی تک۔ان انتالیس کتب میں جو پہلی پانچ کتب ہیں۔ان کو تورات کہا جاتا ہے۔وہ پانچ کتب یہ ہیں:

1. پیدائش
2. خروج
3. احبار
4. گنتی
5. استثناء

ان پانچ کتب '' کو خمسہ موسوی'' اور '' اسفار خمسہ'' بھی کہا جاتا ہے۔یہ پہلی پانچ کتابیں جو تورات کہلاتی ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ سلام پر نازل شدہ سمجھی جاتی ہیں۔انھیں میں وہ حصہ بھی شامل ہے جسے ''احکام عشرہ'' کہا جاتا ہے۔یہودیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ تورات اور احکام عشرہ یہ حضرت موسیٰ علیہ سلام کو کوہ طور پر خدا کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تختیوں کی شکل میں دیا گیا تھا۔عہد نامہ قدیم کی باقی چونیتس کتابیں بنی اسرائیل کے مختلف انبیائے کرام کی طرف منسوب کردہ ہیں۔انھیں کتب میں ایک زبور بھی ہے حضرت داؤد علیہ سلام پر نازل ہوئی تھی۔عہد نامہ قدیم میں تورات کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔[23]

یہودیت کے مقدس مقامات

دیوار گریہ (western wall):

اسے مغربی دیوار (عبرانی: הכותל המערבי) بھی کہا جاتا ہے، قدیم شہر یروشلم میں واقع یہودیوں کی اہم مذہبی یادگار ہے۔یہودیوں کے بقول 70ء کی تباہی سے ہیکل سلیمانی کی ایک دیوار کا کچھ حصہ بچا ہوا ہے جہاں دو ہزار سال سے یہودی زائرین آکر رویا کرتے ہیں اس لیے اسے ''دیوار گریا'' کہا جاتا ہے جبکہ مسلمان اسے دیوار براق کہتے ہیں۔[24] یہ وہی دیوار ہے جسے مسلمان دیوار براق کہتے ہیں۔یہودی روایت کے مطابق اس دیوار کی تعمیر حضرت سلیمان علیہ سلام نے کی اور موجودہ دیوار گریہ اسی دیوار کی بنیادوں پر قائم ہے۔یہ مقام دنیا کے قدیم ترین شہر یروشلم (بیت المقدس) میں واقع یہودیوں کی انتہائی اہم یادگار اور مقدس ترین مذہبی مقام ہے۔جس کے زمانہ رونا گڑ گڑانہ اور گریہ وزاری کرنا یہودیوں کا انتہائی اہم مذہبی فریضہ ہے۔ان کے عقیدے کے مطابق یہ دیوار دراصل تباہ شدہ ہیکل سلیمانی کا باقی رہ جانے والے حصہ ہے۔دو ہزار سال قبل بھی یہودی اس دیوار کے سامنے کھڑے ہو کر گریہ وزاری کرتے تھے۔بطور احترام ان کے لیے اس

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

دیوار کے قریب یرملکا(yarmulke) پہننا ضروری ہے۔ یرملکا وہ چندیا پر منڈی چھوٹی ٹوپی ہے جو یہودی مرد پہنتے ہیں جس کو عبرانی زبان میں کپا(kippa) کہا جاتا ہے۔ یہودی اس دیوار کے سامنے گریہ وزاری کر کے ہیکل سلیمانی کی تباہی پر اپنے دکھ اور بچتاوے کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ دیوار488 میٹر طویل ہے اور مختلف مقامات پر اس کی کم از کم بلندی 19 میٹر اور زیادہ سے زیادہ تقریبا40 میٹر ہے۔ اس دیوار کے مغرب کی طرف ایک تنگ گلی نما رستہ ہے جس کو البراق ایلی(ALBURAQ ALLEY) کہا جاتا ہے۔ یہ گلی 36 میٹر طویل اور صرف 3.6 چوڑی ہے۔ مسلمان کے عقیدے کے مطابق یہ وہی جگہ ہے جہاں براق کی سواری اتری تھی۔ دیوار گریہ پتھروں کے کل 45 تہوں پر مشتمل ہے۔ جن میں سے 28 تہیں زمین کے اوپر جبکہ 17 تہیں زمین کے نیچے ہیں۔ اس دیوار میں چار قدیم گیٹ اور کچھ نئے گیٹ بھی موجود ہیں۔ پوری دنیا سے یہودی اس دیوار کے سامنے گریہ کرنے آتے ہیں اور ان کے نزدیک یہ اتنا ہی اہم ہے جتنا مسلمانوں کے لیے خانہ کعبہ اہمیت کا حامل ہے۔ جو یہودی کسی وجہ سے دیوار گریہ تک رسائی نہیں رکھتے اس کے لیے اسرائیلی حکومت کی طرف سے ویب سائٹ پر چوبیس گھنٹے دیوار گریہ کے مناظر لائیو نشر کیے جاتے ہیں۔ جس پر آپ دنیا کے کسی بھی ملک سے گریہ ودعا کر سکتے ہیں۔[25] جس کا لنک یہ ہے:

-https://www.skylinewebcams.com/en/webcam/israel/jerusalem district/jerusalem/western-wall.html

ٹمپل ماؤنٹ(Temple mount):

ٹمپل ماؤنٹ جسے عبرانی زبان میں(הַר הַבַּיִת)اور رومن زبان میں Har Habayit کہتے ہیں۔ یہ ایک پہاڑ ہے جہاں مقدس گھر جس کو الحرم شریف کے نام سے بھی جانا جاتا ہے واقع ہے۔ مقدس جگہ جسے مسلمان مسجد الاقصیٰ کہتے ہیں اور یہودیت کی مقدس مقام کے طور پر جانا جاتا ہے یہ مسلمانوں یہودیوں اور عیسائیوں کے لیے ہزاروں سالوں سے مقدس ترین مقام رہا ہے۔[26] (۴)ٹمپل ماؤنٹ یروشلم کے پرانے شہر میں واقع ایک پہاڑ کی چوٹی پر موجود وہ مقدس مقام ہے جو اسلام میں خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ کے بعد تیسرے نمبر پر مقدس ترین مقام ہے۔ یہودیت میں ٹمپل ماؤنٹ کو ماؤنٹ موریا کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہاں پہلے دو دفعہ ہیکل تعمیر کیا گیا اور یہ یہودیوں کے لیے عبادت اور رسومات میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لیے یہودیوں کے لیے مقدس ترین مقام ہے۔[27]

یہودی راویت کے مطابق اس جگہ کبھی ہکل سلیمانی ہوا کرتا تھا۔ اس ہیکل کو بخت نصر شاہ بابل نے چھٹی صدی ق م میں مسمار کر دیا۔ بابل سے واپسی پر یشوع اور زرو بابل نے اسے دوبارہ تعمیر کیا۔ لیکن یہ عمارت رومی حملہ آوروں سے محفوظ نہ رہی اور شہر کے ساتھ ہی تباہ ہوگئی۔ اور یہودیوں کو شہر سے نکال دیا گیا۔ اس کے ایک عرصہ بعد یہودی پھر شہر میں آباد ہوئے اور شاہ ہیر واعظم کے عہد میں شہر نے زبردست ترقی کی۔ کئی نئی عمارتیں تعمیر کی گئی اور اس نے یہودیوں کو خوش کرنے کے لیے ہیکل از سر نو تعمیر کروایا۔ لیکن جیسا کہ اثری اکتشافات سے پتہ چلتا ہے یہ معبد بھی 70عیسوی میں طیطس نے یروشلم کے ساتھ ہی پیوندے زمین کر دیا۔[28]

آرتھوڈکس یہودی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آخری اور تیسرا ہیکل تب تعمیر ہوگا جب مسیحا آئے گا۔ ٹمپل ماؤنٹ وہ جگہ ہے جہاں یہودی رخ کر کے عبادت کرتے ہیں۔

حبرون(Cave of the Patriarchs)

حبرون میں مچپیلہ کی غار(Cave of the Patriarchs) دنیا کے قدیم ترین یہودی مقام ہے اور یروشلم میں ماؤنٹ ٹمپل کے بعد یہودیت کا دوسرا مقدس ترین مقام ہے۔ اس شہر کا ذکر بائبل میں بھی آیا ہے۔ کتاب گنتی میں لکھا ہے کہ:

> یہ شہر مصر کے شہر ضعن سے سات سال پہلے آباد ہوا۔[29] یعنی یہ مصری شہر تانس کے زمانہ میں تقریبا1720ق م آباد ہوا۔ ابراہیم بہت عرصے تک اس میں مقیم رہے۔[30] اس وقت یہاں بنی حت رہتے تھے جن سے اس نے خاندانی گورستان کے لیے مکفلہ میں کا کھیت خریدا۔ یہاں ابراہیم اور اس کی بیوی سارہ، اسحاق، اور ربقہ، یقوب اور لیاد فنائے گئے،[31]

یہودیوں کے مطابق یہ منفرد اور متاثر کن عمارت واحد ہے جو برقرار ہے اور اپنے اصل کام کو پورا کر رہی ہے۔ غیر ملکی فاتحین اور حملہ آوروں نے اس عمارت کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا۔ اس کے مذہبی رجحان کی بنیاد پر بازنطینیوں اور صلیبیوں نے اسے ایک چرچ میں تبدیل کر دیا۔ اور مسلمانوں نے اسے ایک مسجد

بنادیا تقریبا700 سال پہلے مسلمانوں نے حبرون کو فتح کیااور اس ڈھانچے کو مسجد قرار دے دیا، اور یہودیوں کے داخلے پر پابندی لگادی گئ۔ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ سلام کو اسلام میں حضرت اسماعیل کے باپ کے طور پر بھی احترام کیا جاتا ہے اس لیے یہ مقبرہ مسلمانوں کے لیے مقدس ہے اور اسے حضرت ابراہیم علیہ سلام کی پناہ گاہ کہتے ہیں اور اس جگہ موجود بازنطینی باسلیکا کو ابراہیمی مسجد میں تبدیل کر دیا۔ مسلمانوں کا خیال ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے یروشلم تک اپنے رات کے سفر میں ہبرون کا دورہ کیا تاکہ وہ مقبرے کے پاس رکیں اور اس کی تعظیم کریں۔ یہ مقبرہ بعد میں اسلامی زیارت گاہ بن گیا۔

1994ء میں ڈاکٹر باروچ گولڈسٹین نے ابراہیمی مسجد میں گھس کر مسلمان نمازیوں پر فائرنگ کی جس سے 29 افراد شہید اور 90 زخمی ہوئے بعد ازاں انہی نمازیوں میں سے چند لوگوں نے اسے مار دیا اور اس کے بعد اس جگہ کی سیکورٹی بڑھا دی گئی۔

یہودی ورثے اور تاریخ میں اس جگہ کی اہمیت اور تقدس کے باوجود مقبرے پر یہودیوں کی عبادت اور رسم و رواج پر بہت سے پابندیاں عائد ہیں۔ اس کے باوجود ایک عام سال میں 300،000 سے زیادہ یہودی معرت ہامچپیلہ کا دورہ کرتے ہیں۔ اس ڈھانچے کو تین کمروں میں تقسیم کیا گیا ہے: اوہیل ابراہم (Ohel Avraham)، اوہیل یتزاک (Ohel Yitzhak) اور اوہیل یاکوف (Ohel Yaakov)۔ فی الحال یہودیوں کو سال میں 10 دن کے علاوہ اوہیل یتزاک سب سے بڑے کمرے تک رسائی حاصل نہیں ہے۔[32]

اس غار میں حضرت ابراہم علیہ سلام، حضرت اسحاق علیہ سلام اور حضرت یعقوب علیہ سلام کی قبریں ہیں۔ یہ قبریں ایک قطار میں بنی ہوئی ہیں اور ہر صاحب کی قبر کے برابر اس کی بیوی کی قبر ہے۔ ہر قبر کا درمیانی فاصلہ دس دس ہاتھ ہے۔[33]

راحیل کا مقبرہ Rachel's TOMB

راحیل کا مقبرہ یروشلم کے بلکل جنوب میں بیت الحم شہر میں واقع ہے۔ جب راحیل علیہ سلام کی موت ہوئی تو یعقوب علیہ سلام اور اس کے خاندان بیت الحم سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھے۔ پھر بھی وہ اپنی سب سے پیاری بیوی راحیل کو اس شہر میں دفنانے کے لیے نہیں لائے اور نہ ہی اسی اپنے ساتھ حبرون میں اپنے گھر لائے بلکے انہوں نے اسے سڑک کے کنارے دفن کر دیا۔ یہ مقبرہ یہودیوں کی لیے بہت مقدس مقام کی اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ یہودی مقدس کتب کے مطابق یہ خدا کی مرضی تھی کہ وہ یہاں دفن ہوتی کیونکہ مستقبل میں 423 قبل مسیح میں پہلے ہیکل کی تباہی کے بعد یہودیوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا جائے گا اور بابل میں جلاوطنی پر مجبور کیا جائے گا۔ اپنے مایوس مارچ پر وہ اسی سڑک پر سے گزریں گے اور راحیل کو پکاریں گے اور اس کی موجودگی سے ہمت پکڑیں گے اور وہ ان کی طرف سے خدا سے التجاء کرے گی۔ یرمیاہ نبی، جوان واقعات سے گزرا بتاتا ہے کہ کیا ہوا:

> A voice is heard on high. Wailing, bitterly crying. Rahchel weeps for her children she refuse to be consoled for they are gone[34]
>
> ترجمہ: اونچی آواز سنائی دیتی ہے رونا، بلک بلک کے رونا، راحیل اپنے بچوں کے لیے روتی ہے۔ وہ تسلی دینے سے انکاری ہے کیونکہ وہ جا رہے ہیں۔

یرمیاہ ہمیں خدا کا جواب بھی بتاتا ہے:

> "Restrain Your voice from weeping.Hold back your eyes from their tears.For your work has its reward and your children shall return to their border"
>
> "اپنی آواز کو رونے سے روکو، اپنی آنکھوں کو ان کے آنسوؤں سے روکو یہ تمہارے کام کا صلہ ہے اور تمہارے بچے اپنی سرحد پر لوٹ جائیں گے"

مدارش کے مطابق اس وقت دوسرے بزرگوں نے بھی اور موسی علیہ سلام نے بھی رحم کی بھیک مانگی لیکن خدا خاموش رہا تب راحیل نے اپنی آواز بلند کی اور چھٹکارے کا وعدہ کیا۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

یہودیوں کے مطابق راحیل نے کہا:

اے کائنات کے رب اس نے استدلال کیا۔ غور کریں کہ میں نے اپنی بہن لیا کے لیے کیا کیا۔ یعقوب نے جو میرے والد کے لیے کام کیے وہ صرف اس لیے تھے کے وہ مجھ سے شادی کر سکیں۔ تاہم جب میری شادی کا وقت قریب آیا تو ان کو میری بہن لیاہ شادی کرنے پڑی میں نہ صرف خاموشی اختیار کی بلکہ میں نے اسے وہ خفیہ بات بھی بتائی جس پر میں نے اور یعقوب نے اتفاق کیا تھا۔ اور اج اگر اپ کے بچے آپ کے گھر میں دوسرے حریف کو لائے ہیں تو آپ بھی خاموشی اختیار کریں، تب فوری طور پر رب کی رحمت بیدار ہوئی اور اس نے جواب دیا، راحیل تیرے لیے میں اسرائیل کو ان کی جگہ واپس لاؤں گا۔

یہودیوں کے مطابق راحیل ایک بہترین یہودی ماں ہے جو ہماری بھلائی اور سلامتی کے لیے قربانیاں دیتی ہے۔ لامحدود محبت اور ماں کی فکر یہ احساس آج تک لوگوں کو اس کی قبر کی طرف کھینچتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ راحیل کو اولاد ہونے سے پہلے وہ کئی سال سے بے اولاد تھی۔ وہ خواتین جو بانچ پن کا شکار ہیں وہ خاص طور پر ان کی قبر پر دعا کے لیے آتی ہیں۔[35]

کوہ طور/کوہ سینا:

کوہ سینا یا سیناہ طور یا جبل موسی یا کوہ طور جزیرہ نما سینا، مصر کی وہ مشہور پہاڑی ہے جس پر خداوند تعالی نے حضرت موسی علیہ سلام کو اپنی تجلی دیکھائی تھی جس کے اثر سے حضرت موسی علیہ سلام بے حوش ہو گئے تھے اور کوہ طور جل کر سرمے کی مانند سیاہ ہو گیا تھا۔[36]

کوہ سینا یہودی تاریخ میں الٰہی مکاشفہ کے اہم مقام کے طور پر مشہور ہے۔ اور وہ جگہ جہاں تورات بائبل اور قرآن کے مطابق دس احکام موسوی موصول ہوئے تھے۔ یہ 2،285 میٹر (7،497 فٹ)، اس شہر میں سینٹ کیتھرین شہر کے قریب ایک معتدل اونچا پہاڑ ہے جسے آج جزیرہ نما سینائی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ چاروں طرف سے پہاڑی سلسے میں اونچی چوٹیوں سے گھرا ہوا ہے جس کا یہ ایک حصہ ہے۔ مثال کے طور پر یہ ماؤنٹ کیتھرین کے ساتھ واقع ہے جو 2،629 میٹر یا 8،625 فٹ پر ہے مصر کی بلند ترین چوٹی ہے۔

نتائج بحث:

1. سامی مذاہب، جیسے کہ اسلام، یہودیت، اور عیسائیت میں، مقدس مقامات کا تصور کامیابی، تاریخ، یا روایات کی بنا پر پایا جاتا ہے۔ ان مقامات کو عبادت، زیارت، یا اہم مذہبی واقعات کی بنا پر اہمیت دی جاتی ہے۔
2. یہودیت میں، مقدس ترین مقامات میں بیت المقدس (یا مسجدِ اقصی) اور وادی جہنم (یا گہنوم) شامل ہیں۔ ان مقدس مقامات کو دینی اہمیت کے حامل تصور کیا جاتا ہے۔
3. یہ مقدس مقامات اپنی مختلف مذہبی روایات، تاریخی اہمیت، اور مذہبی زیارات کی بنا پر اہمیت رکھتے ہیں۔
4. یروشلم (Jerusalem): یروشلم، اسرائیل کا دارالحکومت ہے اور یہودیت کے لئے مقدس ترین شہر ہے۔ اس میں دو مقدس مسجد ہیں: مسجدِ اقصیٰ (Al-Aqsa Mosque) اور وسترن والہ (Western Wall)، جو یہودیوں کے لئے بہت اہم ہیں۔
5. صفد (Safed): صفد، اسرائیل کے شمالی حصے میں واقع ہے۔ یہ مقام یہودی روحانیت کا اہم مرکز ہے، جہاں مذہبی علماء، فلاسفے، اور کبالیسٹیک مفکرین نے اپنی تعلیم دی ہے۔
6. حبرون (Hebron): حبرون، اسرائیل کے جنوبی حصے میں واقع ہے۔ یہاں مقبرۂ ابراہیم (Cave of the Patriarchs) ہے، جو ابراہیم علیہ السلام کی قبر کے طور پر معروف ہے۔
7. طبریہ (Tiberias): طبریہ، کنارے کے قریب واقع ہے، جو جلیل کے علاقے میں ہے۔ یہاں جالینوس کا ہوٹ سپرنگز (Hot Springs of Galiene) ہیں، جو یہودیوں کے لئے مقدس ہیں۔
8. یہ مقدس مقامات صرف یہودیت کے لئے ہی نہیں بلکہ دنیا کے مختلف مذاہب کے لوگوں کے لئے بھی اہم ہیں۔ ان مقامات کی تاریخ، مذہبی اہمیت، اور قدر کو سمجھنے سے ہم اپنی تاریخی وراثت کو بہتر سمجھ سکتے ہیں۔

حوالہ جات

---

[1] مودودی،سید ابو اعلی، تفہیم القرآن، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، طبع نہم ۱۹۷۲، جلد ا، ص:۴۳۸

[2] مرتضی الزبیدی، محمد بن عبدالرزاق الحسینی،تاج العروس من جواھر القاموس، بیروت، دار الھدایۃ، س ن، ج ۱۶، ص:۳۵۸

[3] لجنتہ من علماء الحرمین، فتاوی الشبکتہ الاسلامیتہ، الحرس الوطنی السعوردي، المکتبہ العربیہ السعودیہ، ج:۸، ص:۸۴۹

[4] فخر الدین رازی، ابو عبداللہ محمد بن عمر، مفاتیح الغیب، بیروت: درا احیاء التراث العربی، ج ۱۱، ص: ۳۳۲

[5] https://www.britannica.com/topic/sacred-place

[6] حسن بن موسی الصفار، التعردیتہ والحریتہ في اسلام، مرکز الحضارتہ تنمیتہ الفکر اسلامی، بیروت، الطبعتہ الربعتہ، ۲۰۱۰، ص:۴۹

[7] ایضا

[8] ممتاز لیاقت، تاریخ بیت المقدس، سنگ میل پبلیکیشنز، چوک اردو بازار، لاہور، س ن، ص:۱۹

[9] میاں منظور احمد، پروفیسر، تقابل ادیان مذاہب، علمی بک ہاؤس، چوک اردو بازار، لاہور، ایڈیشن ۲۰۰۴، ص ۸۰

[10] https://www.rekhtadictionary.com

[11] الحج (۲۲) ۳۰

[12] خلیل بن احمد، کتاب العین، باب الھا، جلد: أربعة، ص:۳۲۹

[13] رابرٹ وین ڈی ویئر، یہودیت تاریخ عقائد اور فلسفہ، ترجمہ: مالک اشفاق، آب وتاب پرنٹرز، لاہور، ۲۰۰۹، ص:۱۱

[14] محمد یوسف، خان، تقابل ادیان، بیت العلوم، لاہور، بیت العلوم، س ن، ص:۱۷۳

[15] محمد شارق، حافظ، اسلام اور مذاہب عالم، علوم اسلامیہ پروگرام، س ن، ص:۱۲

[16] میاں منظور احمد، پرفیسر، تقابل ادیان ومذآہب، علمی بک ہاؤس، چوک اردو بازار، لارہور، س ن، ص:۶۶

[17] ایضا، ص:۶۷

[18] ایضا، ص:۶۸

[19] ایضا، ص:۶۹

[20] ایضا، ص:۷۰

[21] میاں منظور احمد، پرفیسر، تقابل ادیان ومذآہب، علمی بک ہاؤس، چوک اردو بازار، لارہور، س ن، ص:۷۰

[22] ایضا، ص:۷۱، ۷۲

[23] منور حسین چیمہ، ڈکٹر، ادیان عالم کا تقابلی جائزہ، ربدہ پبلی کیشنز، لاہور، اگست ۲۰۱۸ء، ص:۵۹۸

[24] *https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%AF%DB%8C%D9%88%D8%A7%D8%B1_%DA%AF%D8%B1%DB%8C%DB%81 , 28/06/2023 , 8:6AM*

[25] 8:39 , 2023/06/28 ,AM *https://www.punjnud.com/wailing-wall-ki-tareekh /*

[26] *https://en.wikipedia.org/wiki/Temple_Mount , 28/06/2023, 10:25 AM*

[27] *https://lifepart2andbeyond.com/temple-mount-and-the-western-wall-of-jerusalem,28/06/2023 10:28AM*

[28] ممتاز لیاقت، تاریخ بیت المقدس، سنگ میل پبلیشر، اردو بازار لاہور، 19 ستمبر 2020، ص:201

[29] گنتی 13:22

[30] پیدائش 13:18

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

[31] پیدائش 50:13/49:32

[32] www.jewishvirtuallibrary.org/tomb-of-the-patriarchs-ma-arat-hamachpelah 2/07/2023 , 6:36 PM

[33] ممتاز لیاقت، تاریخ بیت المقدس، سنگ میل پبلیشر، اردو بازار لاہور، 19 ستمبر 2020، ص 231

[34] *Jeremiah 31;14*

[35] *https://www.chabad.org/library/article_cdo/aid/602502/jewish/Rachels-Tomb-Kever-Rachel.htm, 3/07/2023 , 8:14 AM*

[36] 8:33 , 2023/07/3,۱۴ا۔ AM کوہ سینا https://ur.wikipedia.org/wiki /